

سلسلہ أربعينات

چالیس احادیث مبارکہ

النَّصْرَةُ

فِي
فَضِيلَةِ الْحَجِّ وَالْحُمْرَةِ
فَضَائِلِ حَجِّ وَعَمْرِهِ

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

منهاج القرآن پبلیکیشنز



سلسلہٴ أربعينات

چالیس احادیثِ مبارکہ

النَّصْرَةُ

فِي
فَضِيلَةِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿فضائل حج وعمرہ﴾

تأليف

شیخ الاسلام الکتور محمد طاهر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516 140-140-111 (42-92)+

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92)+

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : النَّصْرَةُ فِي فَضِيلَةِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿فضائل حج وعمرہ﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاون ترجمہ و تخریج : محمد تاج الدین کالامی

اہتمام اشاعت : فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت اول : جولائی 2012ء

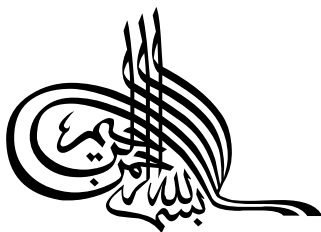
تعداد : 1,200

قیمت : 30/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۳/۱-۸۰ پی آئی وی،
مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم
۴/۷۳-۹۷۰، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی
چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-۱/۱-اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛
اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/
۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف
کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

(الحشر، ۵۹: ۷)

”اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔“

قرآن حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرور کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿نُصِّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ﴾ ”اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہ اُسے آگے پہنچایا۔“ (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں ائمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دورِ حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت و نعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیثِ مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِ نظر اربعین 'فضائلِ حج اور عمرہ' سے متعلق ہے جس میں ۴۱ احادیثِ مبارکہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج اور ضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد تاج الدین کالامی)

ریسرچ اسکالر

فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. فِيهِ آيَةٌ بَيِّنَةٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○
(آل عمران، ۳: ۹۷)

”اس میں کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک) ابراہیم (ؑ) کی جائے قیام ہے، اور جو اس میں داخل ہو گیا امان پا گیا، اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو (اس کا) منکر ہو تو بے شک اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے ○“

۲. وَ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ○
(الحج، ۲۲: ۲۷)

”اور تم لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل اور تمام دبلے اونٹوں پر (سوار) حاضر ہو جائیں گے جو دور دراز کے راستوں سے آتے ہیں ○“

۳. وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ^۱ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ^۲ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ^۳ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(البقرة، ۲: ۱۹۶)

”اور حج اور عمرہ (کے مناسک) اللہ کے لیے مکمل کرو، پھر اگر تم (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جو قربانی بھی میسر آئے (کرنے کے لیے بھیج دو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی (کا جانور) اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، پھر تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو (اس وجہ سے قبل از وقت سر منڈوالے) تو (اس کے) بدلے میں روزے (رکھے) یا صدقہ (دے) یا قربانی (کرے) پھر جب تم اطمینان کی حالت میں ہو تو جو کوئی عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے کا فائدہ اٹھائے تو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دے)، پھر جسے یہ بھی میسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے (زمانہ) حج میں رکھے اور سات جب تم حج سے واپس

لوٹو، یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ (رعایت) اس کے لیے ہے جس کے اہل و عیال مسجدِ حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو)، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

۴. الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۖ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۖ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۖ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا يَأُولَى الْأَلْبَابِ ۖ

(البقرة، ۲: ۱۹۷)

”حج کے چند مہینے معین ہیں (یعنی شوال، ذوالقعدہ اور عشرہ ذی الحجہ) تو جو شخص ان (مہینوں) میں نیت کر کے (اپنے اوپر) حج لازم کر لے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی (اور) گناہ اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے، اور (آخرت کے) سفر کا سامان کر لو بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو۔“

۵. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۖ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّآلِّينَ ۖ

(البقرة، ۲: ۱۹۸)

”اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانہ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے۔“

۶. **وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَى ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝**
(البقرة، ۲: ۲۰۳)

”اور اللہ کو (ان) گنتی کے چند دنوں میں (خوب) یاد کیا کرو، پھر جس کسی نے (مٹی سے واپسی میں) دو ہی دنوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے (اس میں) تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس کے لیے ہے جو پرہیزگاری اختیار کرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا۔“

۷. **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ.**
(المائدة، ۵: ۲)

”اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت (و ادب) والے مہینے کی (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب میں سے کسی ماہ کی)۔“

۹. وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا
وَأَطِيعُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

(الحج، ۲۲: ۳۶)

”اور قربانی کے بڑے جانوروں (یعنی اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنا دیا ہے ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے پس تم (انہیں) قطار میں کھڑا کر کے (نیزہ مار کر نحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجالاؤ ۝“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور وہ نہ تو عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب: قول الله تعالى: فلا رث، ۶۴۵/۲، الرقم: ۱۷۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ۹۸۳/۲، الرقم: ۱۳۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۰/۲، الرقم: ۹۳۰۰، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل الحج، ۱۱۴/۵، الرقم: ۲۶۲۷، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ۹۶۴/۲، الرقم: ۲۸۸۹۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ برائیوں سے پاک حج۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ۵۵۳/۲، الرقم: ۱۴۴۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ۸۸/۱، الرقم: ۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۷/۲، الرقم: ۷۸۵۰، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله ﷻ، ۱۹/۶، الرقم: ۳۱۳۰۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب فضل حج المبرور، ۵۵۳/۲، الرقم: ۱۴۴۹، وابن الجعد في المسند، ۱/۱۴۱، الرقم: ۸۹۶۔

لِلَّهِ، فَلَمْ يَرَفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو رضائے الہی کے لیے حج کرے کہ جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب، تو وہ ایسے لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہو۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے۔

۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، ۶۲۹/۲، الرقم: ۱۶۸۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ۹۸۳/۲، الرقم: ۱۳۴۹، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما ذكر في فضل العمرة، ۲۷۲/۳، الرقم: ۹۳۳ وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل العمرة، ۱۱۵/۵، الرقم: ۲۶۲۹، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ۲: ۹۶۴، الرقم:

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (یعنی ایسے حج والا شخص جنت میں جائے گا)۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَإِنَّ مُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو، کیونکہ یکے بعد دیگرے حج و عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کی میل پچیل دور کر دیتی ہے۔“
اس کو امام احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳، الرقم: ۱۵۷۳۲،

وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج

والعمرة، ۲/۹۶۴، الرقم: ۲۸۸۷، والمقدسي في الأحاديث

المختارة، ۱/۲۵۳، الرقم: ۱۴۴۔

۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل دور کرتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب صرف جنت ہی ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، ۱۷۵/۳، الرقم: ۸۱۰، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، ۱۱۵/۵، الرقم: ۲۶۳۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸۶/۱۰، الرقم: ۱۰۴۰۶، وأبو يعلى في المسند، ۳۹۹/۸، الرقم: ۴۹۷۶، والبزار في المسند، ۱۳۴/۵، الرقم: ۱۷۲۲۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ. حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ، لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذُرُونِي مَا تَرَكَتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے، پس حج کرو۔ ایک شخص نے

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ۹۷۵/۲، الرقم: ۱۳۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۰۸/۲، الرقم: ۱۰۶۱۵، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء كم فرض الحج، ۱۷۸/۳، الرقم: ۸۱۴، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب وجوب الحج، ۱۱۰/۵، الرقم: ۲۶۱۹، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فرض الحج، ۹۶۳/۲، الرقم: ۲۸۸۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۲۹/۴، الرقم: ۲۵۰۸۔

عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ. فَقَامَ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ: أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا أَوْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْمَلُوا بِهَا. الْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۰/۱، الرقم: ۲۶۴۲،

وأبوداود في السنن، كتاب المناسك، باب فرض الحج،

۱۳۹/۲، الرقم: ۱۷۲۱، والحاكم في المستدرک، ۳۲۱/۲،

الرقم: ۳۱۵۵۔

تَطَوُّعٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ بعد ازاں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں میں جواب دے دیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا اور اگر ہر سال حج فرض قرار پاتا تو تم میں اس کی ادائیگی کی استطاعت نہ ہوتی۔ حج عمر بھر ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے اور جو ایک سے زائد ادا کرے وہ نفلی ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالِدَّارِقُطْنِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في إيجاب الحج بالزاد والراحلة، ۱۷۷/۳، الرقم: ۸۱۳، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب ما يوجب الحج، ۹۶۷/۲، الرقم: ۲۸۹۶، والدارقطني في السنن، كتاب الحج، ۲۱۵/۲، الرقم: ۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۳۲/۳، الرقم: ۱۵۷۰۳۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً، وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی چیز حج کو فرض کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سامان سفر اور سواری۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو جائے تو اس پر حج فرض ہو گیا۔

۱۰. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ؓ قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهِذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے

- ۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والغير، باب جهاد النساء، ۱۰۵۴/۳، الرقم: ۲۷۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۵/۶، الرقم: ۲۵۳۶۴، وعبد الرزاق في المصنف، ۸۱۵، الرقم: ۸۸۱۱، وإسحق بن راهويه في المسند، ۴۴۷/۲، الرقم: ۱۰۱۵۔

حضور نبی اکرم ﷺ سے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا (عورتوں کا) جہاد حج ہے۔ عبداللہ بن الولید نے کہا: ہمیں سفیان نے حضرت معاویہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَمْنَعَهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَاسِبٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحْجَّ، فَلَيْمْتُ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وَفِي رَوَايَةٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رَجُلًا إِلَى هَذِهِ الْأَمْصَارِ فَيَنْظُرُوا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَّةٌ وَلَمْ يَحْجَّ فَيَضْرِبُوا عَلَيْهِمُ الْجَزْيَةَ. مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ! مَا هُمْ

۱۱: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب المناسك، باب من مات ولم يحج، ۴۵/۲ الرقم: ۱۷۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۵/۳، الرقم: ۱۴۴۵۰، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب إمكان الحج، ۴/۳۳۴، الرقم: ۸۴۴۳، وفي شعب الإيمان، ۳/۴۳۰، الرقم: ۳۹۷۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۶۲۵، الرقم: ۵۹۵۱۔

بِمُسْلِمِينَ! رَوَاهُ السُّيُوطِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ. (۱)

”حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو فریضہ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہری ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا مہلک مرض نہ روکے اور وہ پھر (بھی) حج نہ کرے اور (فریضہ حج کی ادائیگی کے بغیر) مرجائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے)۔“ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

”ایک اور روایت میں حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: بے شک میں نے ارادہ کیا کہ ان شہروں کی طرف کارندے بھیجوں، اور وہ دیکھیں کہ ہر وہ شخص جو صاحب جائیداد ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو وہ اس پر جزیہ لگائیں (کیونکہ جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہ کریں) وہ مسلمان نہیں ہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں!“ اس روایت کو امام سیوطی اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

۱۲. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ؓ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

(۱) أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ۲/۲۷۵، وابن كثير في تفسيره، ۱/۳۸۷۔

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب العمرة،

۲/۹۹۵، الرقم: ۲۹۸۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۷۱۷،

الرقم: ۶۷۲۳۔

الْحَجَّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”سیدنا طلحہ بن عبید اللہ ؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حج کا ارادہ کرے تو اسے ادائیگی میں جلدی کرنی چاہئے۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۲۵/۱، الرقم: ۷۴-۱۹۷۳، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب التجارة في الحج، ۱۴۱/۲، الرقم: ۱۷۳۲، والحاكم في المستدرک، ۶۱۷/۱، الرقم: ۱۶۴۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۲۷/۳، الرقم: ۱۳۶۹۱، وعبد بن حميد في المسند، ۲۳۷/۱، الرقم: ۷۲۰، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب ما يستحب من تعجيل الحج إذا قدر عليه، ۳۳۹/۴، الرقم: ۸۴۷۶۔

۱۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَّةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے یا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حج کا ارادہ ہو تو وہ جلدی کرے اس لئے کہ کبھی کوئی بیمار پڑ جاتا ہے یا کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا کوئی اور ضرورت پیش آ جاتی ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ يَعْنِي الْفَرِيضَةَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْرِضُ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۱۴/۱، الرقم: ۱۸۳۴، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب الخروج إلى الحج، ۹۶۲/۲، الرقم: ۲۸۸۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۸۸/۱۸، الرقم: ۷۳۸۔

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۱۳/۱، الرقم: ۲۸۶۹۔

”حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کیا کرو کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اسے کیا رکاوٹ پیش آنے والی ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ، قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فَلَانٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاصِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا. قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت ام سنان انصاریہ ؓ سے فرمایا: تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب حج النساء ۶۵۹/۲، الرقم: ۱۷۶۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل العمرة في رمضان، ۹۱۷/۲، الرقم: ۱۲۵۶۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُهُ ﷺ: أَنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ..... وَنُدِبَتْ فِي رَمَضَانَ أَيَّ إِذَا أَفْرَدَهَا كَمَا مَرَّ عَنِ الْفَتْحِ. ثُمَّ النَّدْبُ بِاعْتِبَارِ الزَّمَانِ لِأَنَّهَا بِاعْتِبَارِ ذَاتِهَا سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ أَوْ وَاجِبَةٌ كَمَا مَرَّ، أَيَّ أَنَّهَا فِيهِ أَفْضَلُ مِنْهَا فِي غَيْرِهِ وَاسْتَدِلَّ لَهُ فِي الْفَتْحِ بِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. (۱)

”رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کے اجر و ثواب سے متعلق آپ ﷺ کے فرمان سے مراد ہے کہ اگر صرف عمرہ ہی ادا کرنا ہو تو رمضان میں عمرہ کرنا مستحب ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے، پھر (عمرہ کا) مستحب ہونا باعتبار زمانہ ہے کیونکہ باعتبار ذات عمرہ سنت مؤکدہ ہے یا واجب ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ گویا رمضان میں عمرہ غیر رمضان میں عمرہ سے افضل ہے، اور اس کے لئے فتح القدیر میں مؤلف نے اس اثر سے استدلال کیا ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“

۱۷. عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ

(۱) حاشیة ابن عابدین، ۲/ ۴۷۳۔

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۵/۶، الرقم: ۲۷۳۲۶، —

حَجَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت اُم معقل ؓ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَهْلٌ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى

..... والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في عمره رمضان، ۲۷۶/۳، الرقم: ۹۳۹، والحاكم في المستدرک، ۶۵۶/۱، الرقم: ۱۷۷۴، وابن راهويه في المسند، ۲۶۱/۵، الرقم: ۲۴۱۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۵۳/۲۵، الرقم: ۳۶۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۵۸/۳، الرقم: ۱۳۰۲۶۔

۱۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في المواقيت، ۱۴۳/۲، الرقم: ۱۷۴۱، والدارقطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ۲۸۳/۲، الرقم: ۲۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۳۵۹/۱۲، الرقم: ۶۹۲۷، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب فضل من أهل من المسجد الأقصى إلى المسجد الحرام، ۳۰/۵، الرقم: ۸۷۰۸۔

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ
الْجَنَّةُ. شَكََّ عَبْدُ اللَّهِ أَيَّتُهُمَا. قَالَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَرْحَمُ اللَّهُ
وَكَيْعًا، أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَعْنِي إِلَى مَكَّةَ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالذَّارِقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حج یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام
باندھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے
جنت واجب ہو جاتی ہے۔ راوی عبد اللہ کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی
بات ارشاد فرمائی۔ ابو داود نے کہا: اللہ تعالیٰ حضرت وکیع پر رحم فرمائے، انہوں نے
بیت المقدس سے مکہ مکرمہ کے لئے احرام باندھا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهْلُ مُلَبَّدًا

۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب التلبية، ۵/۲۲۱۳،

الرقم: ۵۵۷۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب التلبية

وصفتها ووقتها، ۲/۸۴۲، الرقم: ۱۱۸۴، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۲/۱۲۰، الرقم: ۶۰۲۱۔

يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ. لَا يَزِيدُ عَلَى
هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو
مہندی سے بال جما کر یوں تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں تیرے لئے حاضر ہوں،
اے اللہ! میں تیرے لئے حاضر ہوں، میں تیرے لئے حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک
نہیں، میں تیرے لئے حاضر ہوں۔ بیشک سب تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہی صرف
تیرے لئے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان کلمات سے زیادہ نہیں کہتے تھے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ، أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ

۲۰: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ الْمَحْرَمِ يَمُوتُ
بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُودَّ عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ، ۲/۶۵۶، الرِّقْمُ:
۱۷۵۲، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ مَا يَفْعَلُ
بِالْمَحْرَمِ إِذَا مَاتَ، ۲/۸۶۵، الرِّقْمُ: ۱۲۰۶، وَالنَّسَائِيُّ فِي
السَّنَنِ، ۱/۲۱۵، الرِّقْمُ: ۱۸۵۰، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ،
۷/۲۹۸، الرِّقْمُ: ۳۶۲۵۲۔

ﷺ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ طَبِيبًا، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو عدد کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ

۲۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، ۱۸۹/۳، الرقم: ۸۲۸، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب التلبية، ۹۷۴/۲، الرقم: ۲۹۲۱، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۲۰، الرقم: ۱۶۵۶، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۱۷۶، الرقم: ۲۶۳۴، والرويانى في المسند، ۲/۲۱۵، الرقم: ۱۰۶۳، والطبرانى في المعجم الكبير، ۶/۱۳۰، الرقم: ۵۷۴۱، وفي المعجم الأوسط، ۱/۸۷، الرقم: ۲۵۶، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب التلبية في كل حال وما يستحب من لزومها، ۵/۴۳، الرقم: ۸۸۰۱۔

مُسْلِمٌ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، مِنْ حَجَرٍ، أَوْ شَجَرٍ، أَوْ مَدَرٍ، حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور ڈھیلے (سب) تلبیہ کہتے ہیں، یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔“ اس کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرَّهْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو اور اُس سے مصافحہ کرو اور اسے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے بخشش کی دعا کرنے کے لئے کہو، کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶۹/۲، الرقم: ۵۳۷۱،

۱۲۸/۲، الرقم: ۶۱۱۲۔

۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحُجَّاجُ وَالْعُمَرَاءُ وَفُدُّ اللَّهِ. إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ: الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حَبَّانَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، وہ اس سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر اس سے بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے۔ (ایک روایت میں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا (کے الفاظ بھی ہیں)۔“

۲۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل دعاء الحج، ۹/۲، الرقم: ۲۸۹۲، وابن حبان في الصحيح، ۵/۹، الرقم: ۳۶۹۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۴۷، الرقم: ۶۳۱۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/۲۶۲، الرقم: ۱۰۱۶۸، وذكره الكناني في مصباح الزجاجة، ۳/۱۸۳، الرقم: ۱۰۲۵، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲/۱۰۷، الرقم: ۱۶۹۷، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۳/۲۱۱۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الطَّوْفُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ، فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ شریف کے گرد طواف، نماز کی مثل ہے، سوائے اس کے کہ تم اس میں گفتگو کرتے ہو، پس جو اس میں کلام کرے وہ نیکی ہی کی بات کرے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵. قَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۲۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الكلام في الطواف، ۲۹۳/۳، الرقم: ۹۶۰، والحاكم في المستدرک، ۶۳۰/۱، الرقم: ۱۶۸۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۲۲۲/۴، الرقم: ۲۷۳۹، وأبو يعلى في المسند، ۴۶۷/۴، الرقم: ۲۵۹۹، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب الطواف على الطهارة، ۸۷/۵، الرقم: ۹۰۸۵۔

۲۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ۹۸۵/۲، الرقم: ۲۹۵۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۰۲/۸، الرقم: ۸۴۰۰۔

يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مُحِيطٌ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرَةُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ، كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے بغیر کلام کئے سات بار بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صرف یہ الفاظ پڑھتا رہا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، تو اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ لیکن جس نے طواف کے وقت گفتگو کر بھی لی تو وہ رحمت میں ایسا غوطہ زن ہونے والا ہوگا جیسے کوئی اپنے دونوں پاؤں کو پانی میں ڈبوئے ہوئے ہو۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ

۲۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب وجوب طواف

الوداع وسقوطه عن الحائض، ۲/ ۹۶۳، الرقم: ۱۳۲۷، وأحمد

وَجِهٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.

قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلُّ وَجِهٍ. وَلَمْ يَقُلْ فِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حج ادا کرنے کے بعد) لوگ بہر طور واپس چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کیے بغیر نہ لوٹے۔“

(حدیث کے راوی) زہیر نے يَنْصَرِفُونَ كُلُّ وَجِهٍ کے الفاظ کہے اور فِي (كُلِّ وَجِهٍ) نہیں کہا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۷. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا

..... بن حنبل في المسند، ۲۲۲/۱، الرقم: ۱۹۳۶، وأبوداؤد في

السنن، كتاب المناسك، باب الوداع، ۲/۲۰۸، الرقم: ۲۰۰۲۔

۲۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل

الحجر الأسود والركن والمقام، ۳/۲۲۶، الرقم: ۸۷۷۔

بَنِي آدَمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حجر اسود جنت سے اترتا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، پھر بنو آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِي الْحَجَرِ وَاللَّهِ، لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ،

۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۷/۱، الرقم: ۲۷۹۷،
والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الحجر الأسود،
۲۹۴/۳، الرقم: ۹۶۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۰۶/۱۰،
الرقم: ۲۱۱، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب ما
ورد في الحجر الأسود والمقام، ۷۵/۵، الرقم: ۹۰۱۴۔

يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ هَبَّاقٍ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پتھر کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا۔“

اس حدیث کو احمد بن حنبل، امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔
مذکورہ الفاظ حدیث ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِهَذَا

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٦/١، الرقم: ٢٣٩٨،

وابن حبان في الصحيح، ٢٥/٩، الرقم: ٣٧/١، وابن خزيمة في

الصحيح، ٢٢١/٤، الرقم: ٢٧٣٦، والحاكم في المستدرک،

١/٦٢٧، الرقم: ١٦٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٠٧، الرقم:

٢٧١٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٠٤، الرقم:

٢٠٩-٢١٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٥٠/٣، الرقم:

الْحَجَرِ لِسَانًا، وَشَفَتَيْنِ، يَشْهَدُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس پتھر (حجر اسود) کو اللہ تعالیٰ نے ایک زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے ہیں جن سے یہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے حق سمجھ کر اسے بوسہ دیا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۳۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْقُوتَانِ مِنْ يَأْقُوتِ الْجَنَّةِ، طَمَسَ اللَّهُ

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۱۳-۲۱۴، الرقم:

۷۰۰۰-۷۰۰۸، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما

جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ۳/۲۲۶، الرقم:

۸۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۹/۲۴، الرقم: ۳۷۱۰، والحاكم

في المستدرک، ۱/۶۲۶، الرقم: ۱۶۷۷، وروي عن أنس بن

مالك ؓ بنحوه في المستدرک، ۱/۶۲۷، الرقم: ۱۶۷۸، وعبد

الرزاق في المصنف، ۵/۳۹، الرقم: ۸۹۲۱۔

نُورَهُمَا، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورُهُمَا، لِأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انہیں نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سارا ماحول روشن کر دیتی۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا

ہے۔

۳۱. عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، الْيَمَانِي وَالْحَجَرِ، مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کی تعظیم کرتے دیکھا ہے تب سے میں نے ان

۳۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام

الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ۲/ ۹۲۴،

الرقم: ۱۲۶۸، وأبو عوانة في المسند، ۲/ ۳۵۹، الرقم: ۳۴۲۶۔

دورکنوں کی تعظیم کو کبھی نہیں چھوڑا، شدت میں نہ آسانی میں۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُھَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ، فَلَمْ تَحْجَّ حَتَّى مَاتَتْ. أَفَأَحْجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ؟ أَقْضُوا اللَّهَ. فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جُہینہ کی ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میری والدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں یہاں تک کہ فوت ہو گئیں۔ کیا میں ان

۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الحج والنذور
عن الميت والرجل عن المرأة، ٦٥٦/٢، الرقم: ١٧٥٤، وفي
كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب من شبه أصلاً معلوماً
بأصل مبين وقد بين النبي ﷺ حكمهما ليفهم السائل، ٧/٦،
الرقم: ٦٨٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٠/١٢، الرقم:
- ١٢٤٤٤

کی طرف سے حج ادا کروں؟ فرمایا: ہاں تم ان کی طرف سے حج ادا کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ لہذا اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔

وَهُوَ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ مِنَ الْوَارِثِ
وَعَبْرَهُ، حَيْثُ لَمْ يَسْتَفْصِلْهُ: أَوَارِثُ هُوَ أُمٌّ لَا؟ وَشَبَّهَهُ
بِالَّذِينَ (۱)

”یہ حدیث مبارکہ وارث کا میت کی طرف سے حج ادا کرنے کی صحت پر دلالت کرتی ہے۔ اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ وہ وارث ہو یا نہ، اور اس کو قرض سے تشبیہ دی ہے۔“

۳۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ

(۱) ابن تیمیہ، المنتقى في الأحكام، ۵۰۳/۱، الرقم: ۱۷۹۶/۴۔

۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب حجة

الوداع، ۴/۱۵۹۸، الرقم: ۴۱۳۸، وأحمد بن حنبل في

المسند، ۱/۲۵۱، الرقم: ۲۲۶۶، والنسائي في السنن، كتاب

مناسك الحج، باب حج المرأة عن الرجل، ۵/۱۱۹، الرقم:

ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أُحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ نخعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ ﷺ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! یہ (حج) اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے جو میرے والد محترم پر اتنے بڑھاپے کی حالت میں لازم ہوا ہے جبکہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ ایسے میں کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: ہاں کر سکتی ہو۔“

اس حدیث کو امام بخاری، احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ إِلَى

۳۴: أخرجه النسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تشبيه

قضاء الحج بقضاء الدين، ۱۱۷/۵، الرقم: ۲۶۳۸، وأبو يعلى

في المسند، ۱۲/۱۸۵، ۱۸۶، الرقم: ۶۸۱۲، والمقدسي في

الأحاديث المختارة، ۹/۳۵۲، الرقم: ۳۱۹۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ،
وَأَذْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ، فَهَلْ يُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: أَنْتَ
أكْبَرُ وَلَدِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَكُنْتَ
تَقْضِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحُجَّ عَنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی نضیم کا ایک شخص
بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا والد بہت بوڑھا اور ناتواں وضعیف ہے،
وہ سوار نہیں ہو سکتا، اس پر اللہ تعالیٰ (کے گھر) کا حج فرض ہے، کیا میں اس کی طرف
سے حج ادا کروں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو اس کا بڑا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا:
ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: دیکھو اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے
عرض کیا: بے شک۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اس کی طرف سے حج بھی کرو۔“
اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۵. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي
مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ
تَرَكَ دَيْنًا عَلَيْهِ، أَقْضَيْتَهُ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ.

۳۵: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ۲/ ۲۶۰،

الرقم: ۱۱۱۔

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا، وہ عرض گزار ہوا: میرے والد محترم وفات پا گئے ہیں اور ان کے ذمہ حج فرض تھا؟ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے والد کی طرف سے حج بھی ادا کر۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۳۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ، إِنَّكَ لَحَيْرٌ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۰۵/۴، الرقم: ۱۸۷۳۹،
والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل مكة،
۷۲۲/۵، الرقم: ۳۹۲۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۸۹/۲،
الرقم: ۴۲۵۲-۴۲۵۳، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك،
باب فضل مكة، ۱۰۳۷/۲، الرقم: ۳۱۰۸.

”حضرت عبداللہ بن عدی بن حمران زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقامِ حزورہ پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ رب العزت کی قسم! (اے مکہ!) تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے تجھ سے نکل جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز نہ جاتا۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقِبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرَيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسٍ مِائَةِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي

۳۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها،

باب ما جاء في الصلاة في المسجد الجامع، ٤٥٣/١، الرقم:

١٤١٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ١١٢/٧، الرقم:

٧٠٠٨، وذكره المنذرى في الترغيب والترهيب، ١٤٠/٢،

الرقم: ١٨٣٣۔

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں نماز پڑھے اُسے ایک نماز کا اور جو قبائل کی مسجد میں نماز پڑھے اسے پچیس نمازوں کا، جو جامع مسجد میں نماز پڑھے اسے پانچ سو نمازوں کا، جو جامع مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھے اسے پچاس ہزار کا، اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے کہا: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۳۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل ما بين القبر والمنبر، ۱/ ۳۹۹، الرقم: ۱۱۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ۲/ ۱۰۱۰-۱۰۱۱، الرقم: ۱۳۹۰-۱۳۹۱، وأحمد بن حنبل، في المسند، ۲/ ۲۳۶، الرقم: ۷۲۲۲، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، —

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۹. عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

”حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو خلوص نیت سے میری زیارت کے لئے آیا وہ قیامت کے روز میرے ہمسائیگی میں ہوگا، اور جس نے مدینہ منورہ

..... ۷۱۸/۵-۷۱۹، الرقم: ۳۹۱۵-۳۹۱۶، والنسائی في السنن، كتاب المساجد، باب فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة فيه، ۳۵/۲، الرقم: ۶۹۵، ومالك في الموطأ، ۱/۱۹۷، الرقم: ۴۶۳-۴۶۴۔

۳۹: أخرجه البيهقي، ۴۸۸/۳، الرقم: ۴۱۵۲، وذكره التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۸۴۰، الرقم: ۲۷۵۵، والهندي في كنز العمال، ۵۳/۵، الرقم: ۱۲۳۷۳۔

میں سکونت اختیار کی اور اس کی سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس پر گواہ ہوں گا، اور اس کی شفاعت کروں گا، اور جو شخص حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں وفات پا گیا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ ہر قسم کے خوف و غم سے محفوظ ہوگا۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

”حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

٤٠: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ٢٧٨/٢، الرقم: ١٩٤، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٦٧/٢ والدولابي في كتاب الكنى والأسماء، ٨٤٦/٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٩٠/٣، الرقم: ٥٩-٤١٦٠ والقاضي عياض في الشفاء، ٦٦٦/٢، والنووي في الإيضاح/٤٤٧، والسبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام/٣، والمقرئزي في إمتاع الأسماع، ٦١٤/١٤، وابن قدامة في المغني، ٢٩٧/٣، وابن ملقن في خلاصة البدر المنير، ٢٧/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٤، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢٦٧/٢، والشوكاني في نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار، ١٧٩/٥

فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“
اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي. رَوَاهُ السُّبْكِيُّ.

”حضرت (عبد اللہ) بن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری (قبرِ انور کی) زیارت نہ کی تو اس نے میرے ساتھ جفا کی۔“ اس حدیث کو امام سبکی نے بیان کیا ہے۔



٤١: أخرجه السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام/٢١،
وذكره ابن حجر المكي في الجوهر المنظم/٢٨، والنبهاني في
شواهد الحق في الاستغاثة بسيد الخلق/٨٢۔

مصادر التّخريج

١. القرآن الحكيم-
٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١هـ/٧٨٠-٨٥٥ع)-
المسند- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ع-
٣. بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/٨١٠-٨٧٠ع)- الصحيح- بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار ائقلم،
١٤٠١هـ/١٩٨١ع-
٤. بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ/٨٢٥-٩٠٥ع)- المسند- بيروت، لبنان: ١٤٠٩هـ-
٥. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ/٩٩٤-١٠٦٦ع)- شعب الإيمان- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،
١٤١٠هـ/١٩٩٠ع-
٦. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ/٩٩٤-١٠٦٦ع)- السنن الكبرى- مكة مكرمه، سعودي عرب: مكتبة دار
الباز، ١٤١٤هـ/١٩٩٤ع-

٧. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠- ٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔
٨. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ المنتقى في الأحكام۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤٢٦ھ۔
٩. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠-٨٤٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔
١٠. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣- ١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔
١١. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔
١٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

١٣. حسام الدين هندی، علاء الدين على متقی (م ٩٧٥هـ) - كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩ع -
١٤. حكيم ترمذی، ابو عبد الله محمد بن علی بن حسن بن بشير - نوادر الأصول في أحاديث الرسول - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٩٩٢ع -
١٥. حمیدی، ابو بكر عبد الله بن زبير (٢١٩هـ/٨٣٤ع) - المسند - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية + قاهره، مصر: مكتبة المثنى -
١٦. ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن إسحاق (٢٢٣-٣١١هـ/٨٣٨-٩٢٤ع) - الصحيح - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٣٩٠هـ/١٩٧٠ع -
١٧. خطيب تبریزی، ولی الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (٥٧٤١هـ) - مشكاة المصابيح - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٤هـ/٢٠٠٣ع -
١٨. دارقطني، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥هـ/٩١٨-٩٩٥ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ/١٩٦٦ع -
١٩. دارمی، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/٧٩٧-٨٦٩ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧ع -
٢٠. ابو داود، سليمان بن أشعث سجمتانی (٢٠٢-٢٧٥هـ/٨١٧-٨٨٩ع) -

- السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤ هـ / ١٩٩٤ ع -
٢١. دولابي، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (٢٢٤ - ٣١٠ هـ) - كتاب الكُنَى والأسماء - سائكله هل شينخوپوره، پاكستان: المکتبة الأثرية -
٢٢. ویلی، ابوشجاع شیرویه بن شهر دار بن شیرویه الهمذانی (٤٤٥ - ٥٠٩ هـ / ١٠٥٣ - ١١١٥ ع) - مسند الفردوس - بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، ١٤٠٦ هـ / ١٩٨٦ ع -
٢٣. ابن راهویه، ابو یعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبد الله (١٦١ - ٢٣٧ هـ / ٧٧٨ - ٨٥١ ع) - المسند - مدینه منوره، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ١٤١٢ هـ / ١٩٩١ ع -
٢٤. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٧٣٦ - ٧٩٥ هـ) - جامع العلوم والحکم فی شرح خمسين حديثا من جوامع الکلم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٨ هـ -
٢٥. روياني، ابو بكر محمد بن هارون الروياني (٣٠٧ هـ) - المسند - قاهره، مصر: مؤسسه قرطبه، ١٤١٦ هـ -
٢٦. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الكافي بن علی بن تمام بن يوسف بن موسى بن تمام انصاری (٦٨٣ - ٧٥٦ هـ / ١٢٨٤ - ١٣٥٥ ع) - شفاء السقام فی زیارة خیر الأنام - حیدرآباد، بھارت: دائره معارف نظامیہ، ١٣١٥ هـ -

٢٧. سبطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ع). الدر المنثور في التفسير بالمأثور- بيروت، لبنان: دار المعرفة.
٢٨. شوكانى، محمد بن على بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠ هـ/١٧٦٠-١٨٣٤ع). نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٢ هـ/١٩٨٢ع.
٢٩. ابن ابي شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (١٥٩-٢٣٥ هـ/٧٧٦-٨٤٩ع). المصنف- رياض، سعودى عرب: مكتبة الرشد، ١٤٠٩ هـ.
٣٠. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٧٣-٩٧١ع). المعجم الكبير- قاهره، مصر: مكتبة ابن تيميه.
٣١. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٧٣-٩٧١ع). المعجم الكبير- موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثية.
٣٢. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٧٣-٩٧٠ع). المعجم الأوسط- قاهره، مصر: دار الحرمين، ١٤١٥ هـ.
٣٣. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٧٣-٩٧٠ع). المعجم الصغير- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، ١٤٠٥ هـ/١٩٨٥ع.

٣٤. **طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي** (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠ء) - مسند الشاميين - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٤ء -
٣٥. **طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه** (٢٢٩-٣٢١هـ/ ٨٥٣-٩٣٣ء) - شرح معاني الآثار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩هـ -
٣٦. **طيالسي، ابو داود سليمان بن داود جارود** (١٣٣-٢٠٤هـ/ ٧٥١-٨١٩ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفة -
٣٧. **عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني** (١٢٦-٢١١هـ/ ٧٤٤-٨٢٦ء) - المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣هـ -
٣٨. **عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكشي** (٢٤٩هـ/ ٨٦٣ء) - المسند - قاهره، مصر: مكتبة السنة، ١٤٠٨هـ/ ١٩٨٨ء -
٣٩. **ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري** (٢٣٠-٣١٦هـ/ ٨٤٥-٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٩٩٨ء -
٤٠. **عيني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود** (٧٦٢-٨٥٥هـ/ ١٣٦١-١٤٥١ء) - عمدة القاري شرح على صحيح البخاري - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩ء -
٤١. **قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى يهشمي**

- ٤٧٦-٤٥٤٤هـ/١٠٨٣-١١٤٩ع). الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي.
٤٢. ابن قدامة، ابو محمد عبدالله بن احمد المقدس (٦٢٠هـ). المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ.
٤٣. قضاى، ابو عبدالله محمد بن سلامه بن جعفر (٤٥٤هـ). مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٧هـ.
٤٤. ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤هـ/ ١٣٠١-١٣٧٣ع). تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرف، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠ع.
٤٥. كنانى، احمد بن ابى بكر بن إسماعيل (٧٦٢-٨٤٠هـ). مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان، دار العربية، ١٤٠٣هـ.
٤٦. ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن يزيد قزوينى (٢٠٩-٢٧٣هـ/ ٨٢٤-٨٨٧ع). السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٨ع.
٤٧. مالك، ابن انس بن مالك ﷺ بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أصبى (٩٣-١٧٩هـ/ ٧١٢-٧٩٥ع). الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٥ع.
٤٨. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابورى (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-

٤٩. مقدس، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ).
الأحاديث المختارة- مكرمه، سعودي عرب: مكتبة النهضة الحديثة،
١٤١٠هـ/١٩٩٠ع-
٥٠. مقرئزي، ابو العباس احمد بن علي بن عبد القادر بن محمد بن ابراهيم بن محمد بن
تيم بن عبد الصمد (٧٦٩-٨٤٥هـ/١٣٦٧-١٤٤١ع). إمتاع
الاسماع- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٠هـ/١٩٩٩ع-
٥١. ملا علي قاري، نور الدين علي بن سلطان محمد هروي حفي (١٠١٤هـ/١٦٠٦ع).
مراقبة المفاتيح- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٢هـ/٢٠٠١ع-
٥٢. ابن ملقن، عمر بن علي انصاري (٧٢٣-٨٠٤هـ). خلاصة البدر المنير
في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي- رياض، سعودي عرب: مكتبة
الرشيد، ١٤١٠هـ-
٥٣. منذري، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد
(٥٨١-٦٥٦هـ/١١٨٥-١٢٥٨ع). الترغيب والترهيب- بيروت،
لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٧هـ-
٥٤. مهباني، يوسف بن اسماعيل بن يوسف (١٢٦٥-١٣٥٠هـ). شواهد
الحق في الاستغاثة بسيد الخلق ﷺ- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،
١٤١٧هـ/١٩٩٧ع

٥٥. نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)-
السنن- حلب، شام: مكتب المطبوعات، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ع-
٥٦. نسائي، احمد بن شعيب، ابو عبد الرحمن (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)-
السنن الكبرى- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ/١٩٩١ع-
٥٧. نظام الدين، شيخ (م ١١٦١هـ)- فتاوى هندية المعروف فتاوى
عالمكير- بيروت، لبنان، دار احياء، ١٤٢٣هـ-
٥٨. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني
(٣٣٦-٤٣٠هـ/٩٤٨-١٠٣٨ع)- مسند الامام أبي حنيفة-
رياض، سعودي عرب: مكتبة الكوثر، ١٤١٥هـ-
٥٩. نووي، ابو زكريا، يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة
بن حزام (٦٣١-٦٧٧هـ/١٢٣٣-١٢٧٨ع)- كتاب الإيضاح في
الحج والعمرة- مكة المكرمة، السعودية العربية: المكتبة الإدادية،
١٣٧٥هـ/١٩٥٦ع-
٦٠. يثمي، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علي بن محمد بن علي بن حجر
(٩٠٩-٩٧٣هـ/١٥٠٣-١٥٦٦ع)- الجوهر المنظم- مطبعة الخيرية،
١٢٣١هـ-
٦١. يثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (٧٣٥-٨٠٧هـ)
١٣٣٥-١٤٠٥ع)- مجمع الزوائد- قاهرة، مصر: دار الريان للتراث +

بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٧هـ/١٩٨٧ع-

٦٢. ابو يعلى، احمد بن علي بن شتي بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمي

(٢١٠-٣٠٧هـ/٨٢٥-٩١٩ع)- المسند- دمشق، شام: دار المأمون

للتراث، ١٤٠٤هـ/١٩٨٤ع-

